

مسیح کی اقرار ایمان
نمبر 3405
ایک وعظ
مورخہ جمعرات، 7 مئی، 1914 کو شائع ہوا
خطیب: سی۔ ایچ۔ اسپرجن
میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیوننگٹن میں
اتوار کی شام، 21 مارچ، 1868 کو دیا گیا

پس جو کوئی مجھے لوگوں کے سامنے قبول کرے گا، میں بھی اُسے اپنے آسمانی باپ کے حضور قبول کروں گا۔
"اور جو کوئی مجھے لوگوں کے سامنے انکار کرے گا، میں بھی اُسے اپنے آسمانی باپ کے حضور انکار کروں گا۔"
(متی 10:32-33)

ہم ہمیشہ یہ تبلیغ کرتے ہیں اور تم سنتے ہو کہ نجات یسوع مسیح پر ایمان کے ذریعہ ہے، کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے وہ نجات پائے گا۔ یہی سب سے بڑا اور اہم فرض ہے — ایمان لانا، بھروسہ کرنا۔
"یہی ہے جس پر نجات کا دارومدار ہے اور یہ اسی میں بندھی ہے،" جو یسوع کو مسیح مانتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے
"جو ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ لیتا ہے وہ نجات پائے گا"
"خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ، تاکہ تم نجات پا سکو۔"

ہم سمجھتے ہیں کہ اس سچائی کی تبلیغ کبھی زیادہ نہیں ہو سکتی، یہ ہر وعظ کا بوجھ ہونا چاہئے، اور یہی وہ پیغام ہے جسے ہر مسیح کا خادم لے کر جاتا ہے۔ نجات صرف اور صرف یسوع میں ہے، اور کسی اور میں نہیں۔ ہمیں اس پر ہمیشہ زور دینا چاہئے اور کبھی اسے نہیں بھولنا چاہئے کہ یسوع دنیا میں گناہ گاروں کو بچانے کے لئے آیا، اور وہ گناہ گار جو سب سے بڑے ہیں، اور اُس کے ذریعہ جو ایمان لاتا ہے وہ اُن چیزوں سے بری قرار پاتا ہے جن سے موسیٰ کی شریعت سے بری نہیں پایا جا سکتا۔

لیکن، عزیزوں، ایمان کے علاوہ اور بھی امور ہیں، اور اگرچہ مسیح پر ایمان لانا سب سے بڑا اور اہم کام ہے، پھر بھی یہ تمہارے لئے نقصان دہ ہوگا — اور ہمارے لئے بھی غیر وفادارانہ ہوگا — اگر ہم مسیح کے دیگر احکامات کو نظر انداز کریں جو اس بنیاد ایمان کے بعد آتے ہیں اور اس سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

اب، میں پر یقین ہوں کہ اس مسیحی انگلینڈ میں سینکڑوں ہزار ایسے لوگ ہیں جن کے دل میں کسی نہ کسی قسم کا ایمان ہے، اور مجھے امید ہے کہ وہ خالص ایمان بھی رکھتے ہیں، لیکن پھر بھی مسیح کے اس صاف اور واضح حکم کو زبان سے ادا کرنے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں۔

اور ممکن ہے کہ اس مجلس میں بھی کچھ ایسے ہوں، جنہوں نے یسوع مسیح کو دل دے دیا ہے، لیکن وہ اگلے کام کو کرنے میں سست ہیں جو وہ مانگتا ہے، اور شاید وہ محسوس کریں کہ میں ان کی خاموشی کو بے رحمی سے توڑ رہا ہوں جب میں ان پر زور دوں گا کہ وہ ایک قدم آگے بڑھیں، اور دل سے ایمان لانے کے بعد یاد رکھیں کہ وعدہ یہ ہے
"جو دل سے ایمان لائے اور زبان سے اعتراف کرے وہ نجات پائے گا۔"
"جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے گا وہ نجات پائے گا۔"
ظاہری اقرار بھی ایمان کی طرح لازم ہے، اور یہ باطنی ایمان کا فطری پھل اور اظہار ہے۔

لہذا ہم سب سے پہلے دیکھیں گے کہ یہاں کیا فرض سکھایا گیا ہے، پھر دوسرا یہ کہ یہ فرض کیوں ہے، اور تیسرا یہ کہ اس فرض کی ادائیگی یا ترک کرنے پر کیا جزا و سزا مقرر کی گئی ہے۔

I

- یہاں جو فرض ذکر کیا گیا ہے، وہ کیا ہے؟

جو کوئی مجھے لوگوں کے سامنے اقرار کرے، میں بھی اُسے قبول کروں گا۔ غور کیجئے الفاظ پر۔ یہ "اظہار ایمان" نہیں بلکہ "اقرار" ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں میں فرق ہے اور یہ فرق قابل غور ہے۔ "مسیح کا اقرار" کرنے کا مطلب محض اظہار عقیدہ کرنا نہیں، بلکہ ایک ایسا اقرار ہے جو حالات کی آزمائش میں دیا جاتا ہے۔

کسی شخص کا اپنے بھائیوں کے سامنے مسیح کا اظہار کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر وہ جو دشمنوں کے بیچ میں، جن سے نفرت اور ستائش کا سامنا ہو، خوش دلی سے مسیح ہونے کا اقرار کرتا ہے، وہ اُس مبارک الزام کو قبول کرتا ہے جو لوگ جرم سمجھتے ہیں لیکن وہ اسے فضیلت جانتا ہے۔ جب وہ عدالت کی مانند ان کے سامنے پیش ہوتا ہے، اور جرم یہ لگتا ہے کہ یہ شخص مسیح کا پیروکار ہے، اس لئے اسے طعنہ، ظلم، اور تکلیف دی جاتی ہے، تب وہ کہتا ہے: "اگر یہ جرم ہے تو میں مجرم ہوں، میں اس میں خوش ہوں اور چاہتا ہوں کہ اور بھی گناہگار ٹھہرایا جاؤں۔ میں مسیح کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ میرا ہے اور میں اُس کا ہوں۔"

یہ ظاہر فرق ہے جو اقرار اور ظاہری اظہار کے درمیان ہے۔ ظاہر اظہار کرنا آسان ہے، مگر اقرار کرنا ایک ایسی ہمت کا کام ہے جو خطرات اور اذیتوں کو قبول کرتا ہے۔ اقرار کرنے والا خوش دلی سے مصائب اور رسوائی کو قبول کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ جو دوسروں کو بے وقوفی لگے، میرے لئے وہ حکمت ہے۔ وہ مسیح کا اقرار کرتا ہے۔

میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اصل یونانی متن میں ہے، "جو کوئی میرے اندر لوگوں کے سامنے اقرار کرے"، یعنی وہ یہ کہتا ہے کہ وہ مسیح کے ساتھ ہے، مسیح کی تعلیمات کو پکارتا ہے، مسیح کی روح کو قبول کرنا چاہتا ہے، اور مسیح کی مثال کی پیروی کرنا چاہتا ہے۔ وہ گویا کہتا ہے، "حضرات، دو طرف ہیں، آپ پوچھتے ہیں میں کس کو اختیار کرتا ہوں، میں اقرار کرتا ہوں کہ میں مسیح کے ساتھ ہوں، زندگی کی جنگ میں، میں اُس کا غلام ہوں، اُس کا سپاہی ہوں، اُس کے جھنڈے کے نیچے چلوں گا، جو کچھ بھی ہو، میں اُس کے دشمنوں کو جنگ کی دعوت دیتا ہوں، میں مسیح میں اقرار کرتا ہوں۔"

تم دنیا میں اپنی محبت کا اقرار کر سکتے ہو، خواہ وہ لذت کی ہو، دولت کی ہو، یا گناہ کی، لیکن میرا اقرار مسیح میں ہے۔ یہ بلا شک و شبہ اس کلام کا مفہوم ہے۔ یہ محض مسیحی ہونے کا دعویٰ نہیں، بلکہ خطرناک حالات میں مسیح کی تمام تعلیمات اور بادشاہی کا اقرار ہے، اور اس کے تمام نتائج کو قبول کرنا ہے۔

اب یہ فرض کب اور کیسے ادا کرنا چاہئے؟ جواب ہے: جیسے ہی کوئی جان مسیح پر ایمان لاتی ہے، اس کا اگلا فرض ہے کہ وہ مسیح میں اقرار کرے۔ اسے کبھی مؤخر نہیں کرنا چاہئے، اور اگر کیا ہے تو جلدی اطاعت کر کے پورا کرنا چاہئے۔ اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ سب سے پہلا اقرار کیا ہونا چاہئے، تو میں کلام مقدس کے مطابق جواب دوں گا کہ وہ بپتسمہ ہے۔

جیسے ہی فلپی کے قیدی نے ایمان لایا، پولس نے اسی رات اُسے بپتسمہ دیا — باپ، بیٹے، اور روح القدس کے نام پر۔ جب فلپی نے کتابیں کو کتاب مقدس سمجھائی اور شاگرد بنایا، تو اُس نے فوراً کہا، "دیکھو، یہاں پانی ہے، مجھے بپتسمہ لینے سے کون روکتا ہے؟" کتاب مقدس میں بار بار ایسے الفاظ ملتے ہیں، "جو خوش دلی سے اُس کے کلام کو قبول کرتے تھے، بپتسمہ لیتے تھے۔" یحییٰ کے دنوں سے، جو مسیح کے پیش خیمہ تھے، اور رسولوں کے دور تک، ہر ایمان والے کو حکم دیا جاتا رہا، "اٹھو اور بپتسمہ لے لو۔" یہی مسیح کا اقرار ہے۔

پطرس فرماتا ہے کہ بپتسمہ "گوشت کی نجاست کو دھونا نہیں بلکہ خدا کے حضور اچھی ضمیر کا جواب ہے۔" یہ ایک روشن اور سمجھدار ضمیر کی زبان سے خدا کو دیا گیا بیرونی نشان ہے کہ "میں چاہتا ہوں کہ مسیح کے ساتھ دفن ہو جاؤں، اور مسیح کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوں، اپنے پرانے نفس اور گناہ کے لیے مردہ بن جاؤں، اور اب ایک نئی مخلوق ہو کر مکمل طور پر مسیح کا "بن جاؤں، اور صرف اُس کے لیے زندگی گزاروں۔"

آہ! کس طرح انسانوں نے اس تعلیم یافتہ رسم کو بگاڑ دیا ہے! پہلے تو اس مقدس رسم کو پانی کے چند قطرے بنا کر اس کی اصل تشبیہ یعنی دفن ہونے کی تصویر کو ختم کر دیا۔ پھر اُس کے اصل مستحقین یعنی سمجھدار ایمان والوں کی جگہ لاشعور بچوں کو بٹھا دیا، جو آ کر کہتے ہیں، "میں یوں مسیح کی پیروی کرتا ہوں، جس نے دریائے یردن کے پانیوں میں اتر کر اپنی جلالی "بادشاہی زمین پر شروع کی اور اپنے بپتسمہ سے راستبازی پوری کی۔"

میں تم سے اپیل کرتا ہوں، اے میرے بھائی، کلام مقدس کا گہرائی سے مطالعہ کر۔ میں تمہیں وہی تبلیغ کر رہا ہوں جو پطرس نے روزِ پنطیکاست کو کی تھی۔ یہ تعلیم ہم نے ایجاد نہیں کی، بلکہ خدا کے روحانی اثر سے معمور نیا عہد نامہ ہمارا ضامن ہے۔ اگر لوگ ہر قسم کی دینی رسم و رواج کو چھوڑ کر، صرف کلام مقدس کی کسوٹی پر سب کچھ رکھیں تو میرا خیال ہے کہ وہ دیکھیں گے کہ بپتسمہ ایک ایسا حکم ہے جو مؤمنوں کے لئے ہے، جس کے ذریعہ وہ مسیح کو اپنا نجات دہندہ، رب اور بادشاہ تسلیم کرتے ہیں، اور اپنی تمام قوتیں، اثر و رسوخ اور دولت کو اُس کی خدمت کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ میں تم میں سے کسی سے بھی یہ نہیں چاہتا کہ میرے تعلیم کی بنا پر مان لو، بلکہ اس لئے کہ یہ قدیم کتاب کے مطابق ہے، اور اگر ایسا ہے تو اسے قبول کرو اور مسیح کی شریعت کے طور پر اطاعت کرو۔

لیکن ہر مؤمن کا اگلا کام یہ ہے، جیسا کہ ہم کرنتھیوں کے خط میں پڑھتے ہیں: "انہوں نے سب سے پہلے خود کو خداوند کے سپرد کیا، اور بعد میں ہماری مرضی کے مطابق۔" پس مؤمن کا فرض ہے کہ وہ اپنے آقا کا اقرار کرے اور خود کو کسی مسیحی

کلیسا کے سپرد کرے۔ وہ تلاش کرے کہ کس کی خدمت میں وہ سب سے زیادہ تقویت پائے گا، کس کی رکنیت میں اسے روحانی سکون ملے گا۔ اور شرم نہ کرے کہ کہے، "مجھے قبول کرو، میں مسیح میں بھائی ہوں۔" اور ہماری بہنیں کی بھی شرمندہ نہ ہوں کہ وہ اعتراف کریں کہ انہوں نے صلیب والے پر ایمان رکھا ہے، کہ وہ اس کی خدمت گزار ہیں، اور اب اور ہمیشہ کے لئے اس کے لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتی ہیں، اور اس کے شاگردوں میں شمار ہونا چاہتی ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض بہت غلط کر رہے ہو، اور اپنی جانوں کے لئے بہت نقصان اٹھا رہے ہو، کیونکہ تم خدا کے لوگوں کے ساتھ اپنا حصہ نہیں ملا رہے۔ "جب وہ لوگ ملتے تھے، تو اپنے گروہ میں جاتے تھے" (اعمال ۲:۴۶)۔ جیسے پرندے اپنی قسم کے ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں، اگر تم جنت کا پرندہ ہو تو دوسروں کو تلاش کرو اور کہو، "میں تمہارے ساتھ ہوں، جہاں تم رہتے ہو میں بھی وہاں رہوں گا، جہاں تم عبادت کرتے ہو، میں بھی عبادت کروں گا، تمہارا لوگ میرا لوگ ہوں گے، اور تمہارا خدا میرا خدا ہوگا۔" پس مجھے ان میں شمار کرو، میں ان کے اجتماعات میں دربان بننا پسند کروں گا بہ نسبت بدکاروں کے خیموں میں رہنے کے۔

مسیح میں دو قسم کے اقرار ہوتے ہیں، لیکن ان کے بعد، اور اسی وقت، ہر مسیحی پر لازم ہے کہ اپنے خاندان میں بھی اقرار کرے۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ تم کھلے عام اعلان کرو کہ تم مسیحی ہو، لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ تمہیں اپنے مقام کے مطابق اتنا ظاہر کرنا چاہئے کہ تم یسوع کے پیروکار ہو۔

خاندان کا نوکر اپنے طریقے سے مسیح کا اقرار کر سکتا ہے، جو اس کے مالک سے مختلف ہو، اور بچے کا طریقہ والدین سے مختلف ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں، والد کو کہنا چاہئے، "میرے بچوں، ہمارے گھر میں پہلے نظم و ضبط نہیں تھا، نہ کوئی دعا، نہ گھر کے قربان گاہ کے گرد اجتماع، لیکن خدا نے مجھ پر رحم کیا ہے، اور اب، میں اور میرا گھر خداوند کی خدمت کریں گے۔" میری دعا ہوگی کہ تم سب نجات پاؤ۔

میں تصور کر سکتا ہوں کہ جب نیک شخص اُس صبح گھٹنے ٹیکے گا تو اُس کے گھر کے حالات بدل جائیں گے۔ وہ سب ایک دوسرے سے پوچھیں گے، "ہمارے والد کو کیا ہوا ہے، یہ کیا عجیب بات ہے؟" اور ممکن ہے کہ جیسے فلیپی کے قیدی کے ساتھ "ہوا، ویسے ہی پورے گھر کے ساتھ ہو،" وہ خود خدا پر ایمان لایا اور اپنے گھر والوں کے ساتھ خوشی منائی۔

لیکن یہ کچھ نہ کچھ ہوگا۔ ضروری ہے کہ مسیحی کسی نہ کسی شکل میں واضح اعلان کرے کہ وہ اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا، "بلکہ باقیوں سے الگ ہو کر یسوع کا پیروکار بن گیا ہے، جیسا کہ پولس کہتا ہے، "مسیح کے انجیل کے لئے جدا کیا گیا۔"

یہ اقرار آدمی کی تمام زندگی میں ظاہر ہونا چاہئے۔ اسے اپنے مال و اسباب پر کوئی نشانی یا اشتہار نہیں لگانا کہ وہ بدل گیا ہے، مگر اُس وقت سے جو بھی دھوکہ دہی، ناجائز طریقہ، یا وہ کام جو کاروبار کی رسم ہے مگر مسیح کے قانون کے خلاف ہے، فوراً چھوڑ دینا چاہئے۔ بغیر بناوٹی یا ریاکاری کے یہ اُس کا مسیح کا اقرار ہوگا۔ دوسروں کے لئے یہ چیزیں ممکن ہیں اور کاروباری رسم ہے، مگر اُس کے لئے ناپاک چیز چھوڑنا جائز نہیں۔

اگر وہ پھر بھی پرانی رسموں پر قائم رہے، یا کاروبار سے ہٹ کر اپنے مشغلے اور تفریحات ویسی ہی جگہوں پر کرے جیسے پہلے کرتا تھا، یا کسی بھی طرح وہ وہی پرانا آدمی رہے جس طرح گناہ میں تھا، تو یقیناً اُس نے مسیح کو جھٹلایا ہے، چاہے ہیئتسمہ لے، چاہے کلیسا میں شامل ہو، وہ صرف دعویدار اور دھوکہ باز ہے، کیونکہ اُس کی زندگی اُس اقرار سے مطابقت نہیں رکھتی کہ وہ مسیح کی ہے۔ "اگر کوئی یسوع مسیح میں ہو تو وہ نئی مخلوق ہے، پرانی چیزیں گئیں اور دیکھو، سب کچھ نیا ہو گیا۔"

کوئی سچا اقرار اُس وقت تک نہیں ہوتا جب تک دل کی روح نہ بدلے اور زندگی نہ بدلے، بلکہ بلکہ ایسا اقرار ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنے ہی منہ سے اپنے جرم کا اعتراف کرے اور خدا کی حضور سے ایک ظاہر شدہ منافق کے طور پر نکل جائے۔

اے میرے عزیز بھائیو اور بہنو مسیح میں، تم جو اس کلیسیا کے رکن ہو، میں تم سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنے ضمیر سے پوچھو، کیا تم اپنے کاروبار میں مسیح کا اقرار کرتے ہو؟ اے محنت کشو، کیا تم میرے خداوند اور آقا کا اقرار کرتے ہو جب تم اُن برے اور گناہ آلود عادات سے بچتے ہو جو تمہارے طبقے میں عام ہیں؟ کیا تم اب عیاش نغمات کے عاشق نہیں رہے؟ کیا تم اب بدتمیز کہانیوں یا ہڈیانیوں پر ہنستے؟ کیا تم نشے خانے اور وہاں کی مجلس سے باز آئے ہو؟

اور تم تاجرو، اور تم جنہیں خود کو بیگم و جناب کہتے ہو، کیا تم نے وہ فضولیات، وہ بے معنی شان و شوکت، وہ وقت کا ضیاع، اور وہ جان بوجھ کر روح کو نقصان پہنچانے والے کام چھوڑ دیے ہیں جن سے تمہارے طبقے کے اکثر لوگ محبت کرتے ہیں؟ اگر فضل تمہیں اپنے ماحول سے جدا نہ کرے، تو کیا وہ واقعی فضل ہے؟ جہاں دنیا سے مکمل علیحدگی نہ ہو، وہاں یہ خوف ہوتا

ہے کہ مسیح سے گہرا تعلق نہیں۔ ہمارے مسیح میں اقرار کا بہترین حصہ یہی ہے کہ ہم ہر اُس چیز کو عملی طور پر ترک کر دیں جو مسیح کی اجازت نہ دے، اور جو مسیح حکم دے، اُس کی پیروی کریں۔

کبھی کبھار مسیح کی پیروی اور اُس میں اقرار کرنا اذیت و ستائش کا سبب بنے گا، اور یہ تمہارے لیے آزمائش کا مقام ہوگا۔ ہم مسیح کا اقرار اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہم ہر رشتہ، چاہے کتنا ہی عزیز ہو، ضمیر کو قدرتی محبت کے آگے جھکنے نہ دیں۔ تمہیں اُن لوگوں سے محبت کرنی ہے جن کے ساتھ تم جسمانی رشتہ رکھتے ہو، لیکن مسیح تمہارے دل کے تخت پر سب سے بلند ہونا چاہیے۔

آہ! کچھ ظاہر نما ایسے ہیں جو اس بات پر قائم نہیں رہتے، انہوں نے مسیح کے الفاظ کا مطلب نہیں سیکھا: اگر کوئی آدمی اپنے باپ، ماں، شوہر، بیٹے، یا بیوی سے مجھ سے زیادہ محبت کرے، وہ میرے لائق نہیں؛ اور اگر کوئی آدمی گھر یا زمین سے مجھ سے زیادہ محبت کرے، وہ میرے لائق نہیں۔" تم کہتے ہو کہ اب کوئی ستائش نہیں۔ ہائے! اگر تم مسیح کی کامل پیروی کرتے، تو شاید تمہیں پتہ چلتا کہ ہے۔

بہت سی ڈری ہوئی عورتیں ابھی بھی شہادت کا درجہ پاتی ہیں، اور بہت سے کانپتے ہوئے نو ایمان والے پاتے ہیں کہ اگرچہ آگ میں جلاوطنی نہ ہو، تو بھی ظالمانہ تمسخر کا امتحان ہوتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو یسوع کے خاطر ان سب کو بے خوف برداشت کرتے ہیں! لیکن اگر تم گھبراؤ، انسانوں سے ڈرو، تو تم خود کو نا اہل سمجھو گے، اور بادشاہی کا وارث نہ بنو گے۔

آہ! مسیح کے ساتھ ہر موسم میں جانا، اُس کا بوجھ اٹھانا جب برف کی بوندیں چہرے پر چلتی ہوں۔ اُس نرم خو لیکن بہادر عورت کے ساتھ کھڑا ہونا جو بے عزتی میں مبتلا ہو۔ مسیح کے لئے نادانوں کا تمغہ پہننا، اور عمر بھر کے طنز کو سہنا، یہی عزت، جلال اور لافانیّت ہے۔ پھر بھی بہت سے لوگ عزت سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں، اپنی بے وقوفی کی فطرت میں چھپ جاتے ہیں، اور خود کو مسیح کے پیروکار ہونے کے لائق نہ سمجھتے۔

کبھی کبھار، اور یہ میں بس عرض کر دوں گا اور پھر پہلی بات مکمل کروں گا، کبھی کبھی گفتگو کے دوران ایسا وقت آتا ہے جب مسیح کا اقرار کرنا مسیحی پر لازم ہو جاتا ہے، جیسے جب سخت بے دینی کا اظہار کیا جا رہا ہو یا یسوع کے انجیل کا مذاق اڑایا جا رہا ہو۔

میں یہ نہیں کہوں گا کہ ہمیشہ بولنا چاہئے، کیونکہ بعض اوقات موتیوں کو سڑوں کے سامنے پھینکنا ہے، مگر میں یہ کہوں گا کہ اگر کوئی نادان دل کی بزدلی تمہیں خاموش رہنے پر مجبور کرے جب تم اپنے آقا کے نام کی خاطر بول سکتے تھے، تو تمہیں چاہیے کہ اپنے اس گناہ کا توبہ کرو، رونے کے ساتھ، کانپتے ہوئے، تاکہ وہ انکار پطرس کی مانند نہ ہو جس کا معافی کے بعد پچھتاوا ملا، بلکہ وہ انکار یودا کی طرح ہو جو صرف افسوس کا باعث بنا اور اسے ہلاک کا بیٹا بنا دیا۔

آہ! یسوع کے لئے کھڑے ہو! مسیحی ہونے پر شرمندہ ہونا، ہائے! تو مسیحیت بھی تم سے شرمندہ ہو سکتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تمہیں "مسیحی" نہیں بلکہ "پریسیبیٹیرین"، "پیورٹن"، "میتھوڈسٹ"، "منافقت کرنے والا" کہتے ہیں، آہ! جو بھی الزام ہو، اقرار کرو! اگر وہ "منافقت" کے لفظ کو مسیحی کا مترادف بنا دیں، تو انہیں کہو کہ جس راہ کو وہ منافقت کہتے ہیں، تم خلوص دل سے اپنے باپ دادا کے خدا کی عبادت کرتے ہو۔ مسیح کے حق میں کھڑے ہونے کے لئے ہمت دکھاؤ، اور کبھی بھی کمزور انسان کے خوف سے پیچھے نہ ہٹو۔ وہ قابلِ اقرار ہے، اور میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ اُس کا اقرار کرو۔ بس اتنا وضاحت اس فرض کے بارے میں۔

اب دوسرا نکتہ ہے کہ ہم کیوں اس فرض کو مانیں؟

||

کیوں یہ فرض ہے؟

بہت مختصر عرض کروں تو، سب سے پہلے، مسیحی دین کی فطرت ہی اس کا تقاضا کرتی ہے۔ مسیحی دین کا جوہر اور روح سب سے پہلے روشنی ہے۔ مسیحیت میں ہر چیز کھلی اور صاف ہے۔ ہمارے ہاں کوئی راز نہیں جو صرف چند منتخب لوگوں کو ہی معلوم ہو۔ ہم اُن فلسفی معلمین کی مانند نہیں جو اپنے عقائد کو خاص مریدوں کے لئے چھپاتے ہیں۔ یسوع مسیح کا دین، جتنا انسان سمجھ سکتا ہے، وہ اتنا ہی صاف اور واضح ہے جتنا کوئی سیدھی لکیر۔ میرے بھائی، ہمارے پاس کوئی علمی کتابیں نہیں جن کی طرف تمہیں اشارہ کر کے کہا جائے، "یہ وہ راز ہے جو مردہ زبانوں میں قید ہے، اور بیس کتابیں پڑھ کر تم اس کو "الکیمیا کے راز جتنا سمجھ سکو گے۔"

نہیں، ہمارا راز یہی ہے—یسوع مسیح، خدا کا بیٹا، گوشت میں آ کر گناہوں کے لئے مرا، نیکوں کی جگہ بدکاروں کے لئے، اور جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا وہ نجات پائے گا۔ اگر کوئی راز ہے تو وہ صرف اس لئے کہ خدا کی طرف سے آنے والی چیز میں کچھ اسرار لازمی ہوتے ہیں، مگر انجیل کبھی راز پسندی کا مقصد نہیں رکھتی۔

رومی کلیسا نے اپنے سر پر کندہ کیا ہے، ”راز، بابل، بدکار عورتوں کی ماں!“ لیکن یسوع مسیح کی کلیسا پولوس کے الفاظ میں کہتی ہے، ”ہم بڑی وضاحت کے ساتھ بات کرتے ہیں۔“ جہاں مسیحیت کی روح اور جوہر کھلاپن، بے باکی، اور ہر چیز کا کھل کر اظہار ہے، وہاں ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنے یقین کو چھپائے نہیں بلکہ چھت پر چڑھ کر اعلان کرے جو اُس نے پایا ہے۔

دوسری بات، ہمارے دین کی فطرت زندگی بھی ہے، روشنی کے ساتھ زندگی آخرکار ظاہر ہو جاتی ہے، وہ پوری طرح چھپی نہیں رہ سکتی۔ وہ بیج سے نکل کر اُگتی ہے چاہے وہ زمین کے گہرے اندر دفن ہو۔ ہمارا دین صرف کلیسا، اتوار، اچھے جمعے، عیدیں، اور کرسمس کی بات نہیں، بلکہ ہر دن کی زندگی کا حصہ ہے۔ باورچی خانے، بیٹھک، دفتری کمرہ، فیکٹری، عدالتیں، اور پارلیمنٹ کی عمارتیں سب میں اس کا اثر ہے۔ یہ ہماری اندرونی فطرت کی جڑوں میں گھل مل جاتا ہے اور ہمارے ہر فعل اور گفتار میں ظاہر ہوتا ہے۔

اسی لیے اسے چھپانا ناممکن ہے۔ ”وہ چھپایا نہ جا سکا“ یہ ہمارا مسیحی زندگی کے بارے میں اتنا ہی درست ہونا چاہیے جتنا کہ ہمارے رب کے بارے میں تھا۔ اگر یہ محض رسم و رواج ہوتی، تو اسے گرجا یا قبر میں محدود رکھا جا سکتا تھا، مگر چونکہ دین ایک اصول ہے جو پوری زندگی پر اثر کرتا ہے، اس لیے اقرار لازم ہے۔

ہمارے دین کا جوہر آگ بھی ہے۔ روشنی، زندگی، اور آگ، یعنی توانائی، خدائی توانائی۔ مسیحی سب سے زیادہ مبلغ ہے۔ وہی ہے جس کے پاس فریسیوں سے بہتر سچائی ہے، اور وہ مشنری جذبے میں ان سے آگے نکل جاتا ہے۔ وہ سمندر اور زمین کا سفر کرے گا کہ ایک نفس کو مسیح کی طرف لائے، کیونکہ یسوع مسیح کا شعلہ زن دین اُس شخص کے سینے میں کبھی نہیں رکتا جو اسے قبول کرتا ہے۔

یہ آگ بھی تھم نہیں سکتی، جب وہ تنکے میں گری تو آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ جو خدا آگ سے جواب دیتا ہے، وہی خدا ہے جو دنیا پر حکمرانی کرے گا، اور مسیحیت کا خدا وہی آگ والا خدا ہے۔ لہذا عزیزو، چونکہ تم سے توقع کی جاتی ہے کہ اپنی زندگی اور تعلیم کے ذریعہ دوسروں پر اثر ڈالو، تمہیں اپنی ایمان کو چھپانے کا تصور بھی نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ تمہارا دین یہی تقاضا کرتا ہے۔

اگلی بات، حقیقی محبت اس کا حکم دیتی ہے۔ یسوع سے شرمندہ ہونا، جس نے تمہیں اپنے خون سے خریدا، تمہارے سارے گناہ معاف کئے، تمہیں خدا کا بیٹا بنایا! آہ! اُس کے پانچ زخموں کی قسم، اُس کے جلالی صبر، اُس کی خون آلود پسینے کی قسم، اُس کی روح کی محنت کی قسم، اُن ہاتھوں کی قسم جو تمہارا نام آسمان پر رکھتے ہیں، اُس دل کی قسم جو تم سے محبت سے دھڑکتا ہے، تم کیسے اسے انکار کر سکتے ہو! اے محبوب، یسوع کے دل میں جب تم شرمندہ ہو، تو یہ تمہاری شرمندگی ہو۔

”کہ تم اُس کے نام کا احترام نہیں کرتے۔“

مگر کبھی، کبھی اُس سے شرمندہ نہ ہو جو تمہارے لیے کتنا عزیز ہے۔ محبت اس کی تحریک دیتی ہے۔

لیکن شکرگزاری بھی اس کا تقاضا کرتی ہے۔ یقیناً بھائیو، خدا کی طرف رجوع کرنے والے ان کلیسیا کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اکثر اُن کی تبدیلی کا ذریعہ بنے۔ ہم اس شکرگزاری کا بہترین ثبوت کیسے دے سکتے ہیں؟ اُس کلیسیا کی خدمت کر کے تاکہ اور بھی لوگ برکت پائیں۔ جب میں کچھ مسیحیوں کو سوچتا ہوں جو کہتے ہیں کہ وہ مسیح سے محبت کرتے ہیں مگر کبھی کلیسیا میں شامل نہیں ہوئے، تو میں اُن سے کہتا ہوں، ”فرض کرو اگر سب یہی کرتے، ہر مسیحی کو تمہاری طرح حق حاصل ہے—اگر تمام مسیحی کلیسیا کی تنظیم میں شامل ہونے سے انکار کر دیں، تو دنیا کا کیا حال ہوگا؟“ تم کہتے ہو، ”دوسرے تو ایسا کر سکتے ہیں!“ نہیں، اگر تم اس سے غفلت برتو گے، تو دوسرے بھی کریں گے۔ کیا تم نے پہلی بار انجیل کسی مسیحی وزیر کے ذریعہ نہیں سنی؟ کیا کبھی تم نے سکول یا کسی مطبوعہ کتاب کے ذریعے مسیح کو نہیں جانا؟ اپنے قرض کو کلیسیا کو ادا کرو، اپنے بھائیوں کے ساتھ شامل ہو کر، اور دوسروں کی تبدیلی میں مدد دو۔

حکمت بھی اس کی تلقین کرتی ہے۔ تم کہتے ہو، ”حکمت ہے کہ میں کلیسیا سے دور رہوں کہ کہیں مسیح کی بے عزتی نہ ہو۔“ یہ بے حکمی ہے، کیونکہ یہ اپنی راہ پر چلنا ہے، وہ راہ جو مسیح نے تمہارے لیے نشان زد نہیں کی۔ سب سے سچی حکمت وہ ہے جو آقا نے حکم دی، کیونکہ اگر کچھ غلط ہوا تو تم اس کے ذمہ دار نہیں۔

مگر، ”تم کہتے ہو، “اگر میں مسیح کی بے عزتی کر دوں تو؟“ ہاں، اور کیا تم اب مسیح کی بے عزتی نہیں کر رہے؟ میں سمجھتا ہوں تمہیں بہتر ہے کہ یہ خطرہ اٹھاؤ بجائے اُس یقینی بات کے کہ تم نافرمانی کر کے اسے بے عزتی دے رہے ہو۔“ اگر میں مسیحی ہونے کا اعلان کر دوں تو یہ بہت سنجیدہ لگے گا۔“ لہذا کرو، کیونکہ ہمیں سنجیدہ چیزیں چاہیے جو ہمیں گناہ سے روکیں۔“ یہ میرے لیے بندھن ہوگا جو مجھے پاکدامنی میں رکھے گا۔“ تمہیں ایسا بندھن چاہیے، اسے قبول کرو، اور اگر تم مخلص ہو تو یہ تمہارے لیے زنجیر نہیں بلکہ پرندے کے پروں کی مانند ہلکا ہوگا، یا جہاز کے بادبان کی مانند آسان۔

اُس کی نرم یوق لو اور پہنو،
محبت بوجھ کو ہلکا کرے گی؛
فضل تمہیں برداشت کرنا سکھائے گا،
”تم خوشی سے اسے برداشت کرو گے۔“

لیکن اے مسیح کے محبوبو، تمہاری اپنی بھلائی کے لئے، جو کچھ آقا نے حکم دیا ہے اسے کرنے میں دیر مت کرو۔

ایک اور بات بس کافی ہے۔ سب دیگر دلائل سے بڑھ کر، یہ ہے کہ مسیح خود یہ طلب کرتے ہیں۔ آج رات ان کے کلام سنو، میرے الفاظ کمزور ہیں، مگر ان کا کلام تمہارے دلوں میں گرج کی مانند گونجے
جو کوئی بھی مجھ سے لوگوں کے سامنے اقرار کرے گا، میں بھی اُس کا اقرار اپنے آسمانی باپ کے سامنے کروں گا؛ اور جو
”کوئی مجھ سے لوگوں کے سامنے انکار کرے گا، میں بھی اُس سے اپنے آسمانی باپ کے سامنے انکار کروں گا۔“
(متی ۱۰:۳۲-۳۳)

اب دھیان دو کہ انکار کا مطلب ہے ”جو کوئی اقرار نہ کرے۔“ یہ دونوں آیات ایک دوسرے کے مقابل اور تضاد میں رکھی گئی ہیں۔ اقرار کرنے والے کے لیے برکت ہے۔ انکار کرنے والے کے لیے لعنت۔ ”جو کوئی بھی مجھ سے اقرار نہ کرے“ کیونکہ ”انکار یہی ہے۔“ لوگوں کے سامنے، میں بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے اُس سے انکار کروں گا۔

کیا تم جان بوجھ کر اُس آقا کی نافرمانی کرو گے جس کی تم خدمت کرتے ہو؟ کیا تم اُس کے سامنے اعتراضات اٹھاؤ گے؟ یہ اُس کے الفاظ ہیں۔ ان کا کوئی دوسرا مطلب نہیں ہو سکتا۔ یہ بحث کے لیے نہیں بلکہ اطاعت کے لیے ہیں۔ یہ کونسل آف ٹرینٹ کے فرمان نہیں کہ تم ان کو ہوا میں اچھال دو۔ یہ بشپ کے حکم نہیں کہ تم انہیں روند دو۔ یہ کسی فرقے کے وزیر کے احکام نہیں کہ تم انہیں رد کر سکو۔

بلکہ یہ یسوع مسیح کے شاہی اور مستند الفاظ ہیں۔ میں تمہیں تمہارے بادشاہ کے لیے وفاداری کے نام پر، تمہارے نجات دہندہ کے قرض کے سبب، اور اُس سے محبت کے واسطے جسے تم آقا اور خداوند کہتے ہو، حکم دیتا ہوں—اگر تم نے ابھی تک اُس کا اقرار نہیں کیا تو جلدی کرو، تاخیر نہ کرو، اُس کا حکم مانو، اور اُس کا اقرار کرو تاکہ وہ تمہارا بھی اقرار کرے اور کبھی تم سے شرمندہ نہ ہو، ورنہ آخر میں وہ تم سے شرمندہ ہوگا۔

میں اور کوئی دلیل نہیں دوں گا۔ اگر یہ آخری دلیل بھی تمہیں قائل نہ کرے، تو اطاعت کی روح نہیں ہے، اور میں تم سے اقرار نہیں چاہوں گا اگر تم اس کی اطاعت کا ارادہ نہ رکھتے ہو۔ اگر معاملہ کچھ اور ہوتا تو میں کہتا، ”پیچھے ہٹو! اگر تم اُس سے محبت نہیں کرتے، اگر اُس نے تمہیں گناہوں سے نہیں دھویا، اگر وہ تمہارا نجات دہندہ نہیں، اگر تم دوبارہ پیدا نہیں ہوئے، اگر تم واقعی اُس کے بندے نہیں، تو نہ غسل کرو، نہ اُس کی عشاء میں شریک ہو، نہ مسیحی بننے کا دعویٰ کرو، اور نہ ہمارے باپ جو آسمان پر ہیں کہو، کیونکہ تمہارا باپ آسمان میں نہیں، تمہارا اس معاملے میں کوئی حصہ نہیں، بلکہ تم تلخی کے گہرے زہر میں اور گناہ کی زنجیر میں ہو، اور کتنا سخت کہے جاؤ یہ سچ ہے، توبہ کرو اور بدل جاؤ تاکہ تم یہ برکتیں حاصل کر سکو۔

یسوع کی طرف دوڑو اور اُس پر ایمان لاؤ، کیونکہ جب تک تم ایسا نہ کرو گے، خدا کے گھر کی عبادات میں تمہارا کوئی حق نہیں، خدا کے خاندان میں تمہارا کوئی مقام نہیں، تم اُس کا بچہ نہیں بلکہ پردیسی، اجنبی، اور بے گھر ہو۔ خداوند اپنے رحم سے تمہیں اس کا ادراک عطا فرمائے، پھر تمہیں یسوع کی طرف لے آئے، اور تمہیں اُس کے گھر میں شامل کرے، اور تم اُس کی حمد کرو گے۔

اب آخری بات جو بہت مختصر مگر بہت سنجیدگی سے کی جائے گی، وہ یہ ہے

III

- اس فرض کے انجام یا ترک کرنے پر کون سے ثواب و عقاب ہیں؟

ہمارے پاس یہاں دو وعیدیں ہیں۔ ”جو کوئی مجھ سے لوگوں کے سامنے اقرار کرے گا، میں بھی اُس کا اقرار اپنے آسمانی باپ کے سامنے کروں گا۔“ یہ کلام اپنے دل میں بٹھا لو، تم میں سے ہر ایک جو کچھ مسیح تمہارے لیے زمین پر ہے، وہی تم مسیح کے لیے آسمان میں ہو گے۔ میں یہ سچائی دہراؤں گا۔ جو کچھ یسوع مسیح تمہارے لیے زمین پر ہے، تم اُس کے لیے جزا کے دن ویسے ہی ہو گے۔ اگر وہ تمہارے لیے عزیز و قیمتی ہے، تو تم بھی اُس کے نزدیک عزیز و قیمتی ہو گے۔ اگر تم نے اُسے سب کچھ سمجھا تو وہ بھی تمہیں سب کچھ سمجھے گا۔

میرے نص میں، جیسا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے، دو عدالتیں ہیں۔ ایک وہ جس پر تم بیٹھے ہو، اور دوسری تمہارے سامنے ہے جو بہتر ہے۔ کیا میں دنیا کو لوں؟ وہ دنیا جو دو چیزوں کا مذاق اڑاتی ہے، وہ شہری برائیوں کا اور مقدس فرائض کا۔ کیا میں دنیا لوں جو مجھے متعصب، دیوانہ کہے گی اگر میں مسیح کے ساتھ چلاؤں؟ کیا میں دنیا لوں جو اپنی خوشیوں اور تفریحات کے ساتھ ہے؟ کیا میں اس کے گناہوں، اخلاق کی نرمیوں، بے ترتیبیوں اور فضول باتوں کو لوں؟ کیا میں یہ سب لوں یا اپنے آقا اور رب کو، اور پاگل کہلاؤں کیونکہ میں ہمت نہیں کرتا یا نہیں کر سکتا جیسے دوسرے کرتے ہیں؟ کیا میں اُس تنگ راستے پر چلوں جو اُس نے مقرر کیا ہے؟ فیصلہ کیا ہوگا؟

میں یقین رکھتا ہوں کہ نجات فضل سے ہے، مگر انسان کی مرضی بھی ہے، اور خدا اس کا تقدس نہیں توڑتا۔ ایک وقت آتا ہے —جب ہر آدمی اسی عدالت پر بیٹھتا ہے، اور خدا کی فضل سے وہ دعا کہتا ہے

”یسوع، میں نے اپنا صلیب اٹھایا“

”سب کچھ چھوڑ کر تیری پیروی کی۔“

یہی فیصلہ جو تم یہاں بیٹھ کر کرتے ہو، انسانی طور پر، وہی فیصلہ بڑی سفید تخت عدالت میں ہوگا۔ میں دیکھتا ہوں آقا کو، جو آسمان کے بادلوں میں آ رہے ہیں۔ سنو، چاندی کے شیروانی ساز بج رہے ہیں، مردے زندہ ہو رہے ہیں، آسمان کے ستون لرز رہے ہیں، ستارے گر رہے ہیں، ایسے سنجیدہ مناظر ہیں جو پہلے کبھی نہیں دیکھے، کتابیں کھولی جا رہی ہیں، اور ہر جان کا فیصلہ اس بات سے ہو گا—کیا اُس نے لوگوں کے سامنے مجھ سے اقرار کیا؟ کیا اُس نے دل میں مجھے اپنا آقا کہا، اور اپنی جان میری راہ میں قربان کی؟ پھر میں اقرار کروں گا کہ وہ میرا ہے، اور چاہے وہ فقیر ہو، حقیر ہو، قید خانے میں سڑا ہو، یا شکنجہ پر جلایا گیا ہو، میں اقرار کروں گا کہ وہ میرا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں اس کا ہوں، اور اب میں کہتا ہوں کہ وہ میرا ہے۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ مجھے چنے گا، اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں نے اُسے چنا۔ اُس نے مجھ سے اقرار کیا، اور میں اُسے اقرار کرتا ہوں۔

لیکن دیکھو دوسرا، دیکھو وہ خوف زدہ بدبخت جسے مسیح کے بارے میں کچھ معلوم تھا، مگر دنیا کے بارے میں بہت کچھ معلوم تھا—جو ڈیمس کے چاندی کے پیسے یا یزیل کی خوشیوں کا عاشق تھا—وہ آگے آئے۔ آقا کا اُس کے بارے میں حکم کیا ہے؟ بہت مختصر مگر مکمل ہے، ”میں تمہیں کبھی جانا نہیں۔“ انہوں نے زمین پر مسیح کو نہیں جانا، اور اب وہ انہیں نہیں جانتا۔ وہ واحد نجات دہندہ ہے، اور وہ واحد نجات دہندہ انہیں نہیں جانتا۔ وہ خوش مزاج پارٹی تھے، اور مسیح پر ایمان کو بہت تمسخر کیا جاتا تھا۔ وہ لڑکی جو یہ سمجھتی تھی کہ اسے اس میں شامل ہونا چاہیے، ورنہ خداوند کے حقیر بندوں کے ساتھ ملوث ہونے کا شک ہو گا۔ وہ مسیح کو نہیں جانتی تھی۔ نہیں! اور وہ اُس دن بھی اسے نہیں جانے گا جب اُس کے گالوں سے خوبصورتی جاتی رہے گی، اور اُس کی کشش و جمال اُس کے بدن سے رخصت ہو جائے گی۔

ہاں! وہ کاروباری جو کل اپنے ساتھیوں سے بات کر رہا تھا، اور گفتگو دین کی طرف مڑی، اس نے انجیل یا اس کے مقدس اصولوں کا مذاق اڑایا، حالانکہ جانتا تھا کہ یہ غلط اور حقیر ہے، مگر سمجھا کہ اگر وہ مذاق نہ کرے گا تو اُس پر یہ خیال ہوگا کہ وہ یسوع ناصری کا پیروکار ہے۔ وہ بہت قابل احترام تھا کہ مسیح کو جان سکے، اور مسیح بھی بہت قابل احترام ہوگا کہ اُسے جانے۔

میں تمام اشرافیہ، دوک، ڈچس، شاہی شہزادے اور تمام فرقوں کے راجزی افراد سے کہوں گا جو اپنی چھوٹی عمر گزارتے ہیں، حقیقی عزت مسیح کو جاننا ہے، اور اصل خوف اُس سے ناواقف ہونا ہے۔ آہ! وہ شخص خوش نصیب ہو گا جس کا نام لوگوں سے لوگوں تک رسوا اور ذلیل ہوتے ہوئے پہنچا، کیونکہ اُس نے مسیح کا ساتھ دیا۔

پیچھے ہٹ جاؤ، اے فرشتو!“ بادشاہ کہے گا، ”پیچھے ہٹو اے سر افیم و کریویم! راستہ دو، وہ مجھے میرے ذلت کے دنوں میں“ محبت کرتا تھا، زمین پر میرے لیے برداشت کیا۔ میں اُسے جانتا ہوں۔ اے باپ، میں اُس کا اقرار تمہارے سامنے کرتا ہوں میرے ”تخت کی جلالت کے درمیان۔ میں اُسے تمہارے سامنے اقرار کرتا ہوں، وہ میرا ہے۔“

لیکن وہ منحرف، وہ بدل جانے والا، لاپرواہ، وہ جو اقرار نہیں کرتے، چاہے ان کے پاس دنیا کی کون کون سی عزتیں ہوں، چاہے وہ دنیا کی کلیسیا کے نزدیک اچھے ہوں اور اُن کے لیے ترانے گائے جائیں، اگر وہ دل سے مسیح پر اعتماد نہیں کرتے، اور اپنی جان سے اُسے محبت نہیں کرتے، تو سب کچھ رائیگاں ہے۔ چاہے وہ سجاتے جائیں اور تقریباً پوجے جائیں، مسیح اُن سے

سرد روی سے کہے گا، "میں تمہیں کبھی جانا نہیں!" "لیکن، اے خداوند، ہم تیرے دربار میں کھاتے پیتے رہے!" "میں تمہیں نہیں جانتا، مجھ سے دور ہو جاؤ!" "لیکن، خداوند! کیا ہمیں ہمیشہ کے لیے تیرے حضور سے دور رکھا جائے گا؟" "میں تمہیں کبھی جانا نہیں، تمہاری ہلاکت دائمی ہے، تمہاری تباہی حتمی ہے۔"

اے شبِ محشر، انتخاب کرو کہ تم کس کی خدمت کرو گے۔ زندہ خدا کی قسم، جس کے سامنے میں کھڑا ہوں، تمہیں آج رات مسیح کا انتخاب کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اگر خدا خدا ہے تو اس کی خدمت کرو۔ اگر شیطان خدا ہے تو اس کی خدمت کرو۔ ایک طرف یا دوسری طرف۔ اگر یسوع مسیح تمہاری محبت کے لائق ہے تو اسے دو، اور اپنا صلیب اٹھاؤ۔ لیکن اگر نہیں، تو دین کے ساتھ کھیلتے رہو، اور اپنی راہ پر چلو۔

لیکن میں ایسے ختم نہیں کروں گا۔ غور کرو، سوچو، اور پورے دل کے ارادے سے اُس کی طرف رجوع کرو۔ اپنے آپ کو اُس کے حوالے کرو۔ خدا کے بندوں کے ساتھ جڑ جاؤ جہاں بھی تمہیں وہ ملیں۔ یسوع کے محبت کرنے والوں کے ساتھ اپنے نصیب کو جوڑ لو، چاہے وہ کسی بھی مسیحی فرقے میں ہوں۔ خدا تم سب کو برکت دے، اور اس دن تمہیں اپنا قبول کرے جب وہ ظاہر ہوگا۔ خدا اپنی مقدس قسم سے یہ بات قائم رکھے، یسوع کے نام پر۔ آمین۔

اشارہ از سی۔ ایچ۔ اسپرجن
مٹی 10:16-23

آیت 16۔ دیکھو، میں تم کو بھیڑ کی مانند بھیجتا ہوں جو بھیڑیا کے بیچ ہیں: پس تُو چالاک بن، جیسے سانپ ہوتے ہیں، اور بے ضرر، جیسے کبوتر۔

یہ ایک عجیب مشن ہے جس پر تم بھیجے جا رہے ہو — نہ کہ کتنے بن کر بھیڑیوں سے لڑنے کو۔ مگر تمہیں اُن سے لڑنا ہے، لیکن بھیڑ کی طرح، بھیڑیوں کے بیچ جانا ہے۔ توقع رکھو کہ وہ تمہیں چیر ڈالیں گے۔ بہت برداشت کرو، کیونکہ اسی میں تم فتح پاؤ گے۔ اگر وہ تمہیں قتل بھی کریں، تمہاری موت میں تمہیں عزت ملے گی۔

جیسا کہ میں نے بار بار کہا، بھیڑ اور بھیڑیے کے بیچ لڑائی بہت نا برابر لگتی ہے، پھر بھی آج کل دنیا میں بھیڑیوں کی نسبت بھیڑیں کہیں زیادہ ہیں، کیونکہ بھیڑیوں نے بھیڑیوں کو زندہ رہ کر مات دی ہے۔

کم از کم ہمارے ملک میں، آخری بھیڑیا چلا گیا ہے، اور بھیڑیں اپنی کمزوریوں کے باوجود بڑھ رہی ہیں۔ تم کہو گے، "یہ چراگاہ رکھنے والے کی وجہ سے ہے۔" اور اسی سے تمہاری حفاظت اور فتح ہوگی۔ وہ تمہاری دیکھ بھال کرے گا۔ "میں تمہیں بھیڑیوں کے بیچ بھیڑ کی مانند بھیجتا ہوں۔" لیکن اس لیے بھیڑیوں کو اشتعال نہ دو۔ "سانپ کی مانند چالاک بنو۔" مقدس عقل رکھو۔ "کبوتروں کی طرح بے ضرر بنو،" مگر کبوتروں کی طرح نادان نہ بنو۔

آیات 17-19۔ مگر آدمیوں سے خبردار رہو: کیونکہ وہ تمہیں مجالس میں سپرد کریں گے، اور تمہیں اپنی کنیساؤں میں ماریں گے؛ اور میرے سبب تمہیں گورنروں اور بادشاہوں کے سامنے لایا جائے گا، تاکہ ان اور اقوام کے خلاف گواہی دو۔ اور جب وہ تمہیں پیش کریں گے تو یہ فکر نہ کرو کہ تم کیا کہو گے یا کیسے کہو گے، کیونکہ اسی گھڑی تمہیں دیا جائے گا جو کہنا ہوگا۔ وہ شہیدوں کے جوابات بہت عجیب اور شاندار ہوتے تھے ان کے مقابل جو انہیں ستاتے تھے۔ بعض اوقات وہ بالکل ناخواندہ آدمی، کمزور عورتیں، تھے جو دنیاوی حکمت کے پیچ و خم سے ناواقف تھیں، پھر بھی مقدس طاقت کے ساتھ اپنے سب مخالفوں کو جواب دیتے اور اکثر ان کے منہ بند کر دیتے۔ یہ عجیب بات ہے کہ خدا کمزور ترین انسانوں سے کیا کچھ کر سکتا ہے جب وہ اُن کے اندر بستا ہے اور اُن کے ذریعے بولتا ہے۔

آیات 20-21۔ کیونکہ تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح ہے جو تم میں بولتی ہے۔ اور بھائی بھائی کو موت کے حوالے کرے گا، اور باپ اپنے بچے کو: اور بچے اپنے والدین کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور انہیں موت کے گھاٹ اتاریں گے۔ انسانی فطرت کا عجب زہر۔ یہ خدا کی سچائی کے خلاف کبھی بھی اتنا غصہ نہیں کرتی جتنا کہ وہی کرتی ہے۔ کیوں؟ جھوٹے مذاہب ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہیں، مگر مسیح کے دین کو برداشت نہیں کرتے۔ کیا یہ سب ایڈن کے دروازے پر کہے گئے اس قدیم تاریک قول سے نہیں سمجھایا جا سکتا، "میں تمہارے اور عورت کے بیچ، تمہارے نسل اور اس کے نسل کے بیچ دشمنی ڈالوں گا۔" وہ دشمنی دنیا کے قیام تک قائم رہے گی۔

آیات 22-23۔ اور میرے نام کے سبب تم سب انسانوں سے نفرت پاؤ گے: لیکن جو آخر تک ثابت قدم رہے گا وہ نجات پائے گا۔ اور جب وہ تمہیں اس شہر میں ستائیں تو دوسرے شہر کی طرف فرار ہو جاؤ۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں، تم اسرائیل کے شہروں میں تب تک نہیں پہنچو گے جب تک انسان کا بیٹا نہ آئے۔

یہودیوں کے شہر یروشلم کے تباہ ہونے تک وہ فلسطین کے سب شہروں میں انجیل کا پیغام پہنچانے میں کامیاب نہ ہوئے۔ ممکن ہے کہ ہمارے آقا کے جلد ظہور سے پہلے ہم دنیا کے ہر کونے میں انجیل پہنچانے میں بھی ناکام رہ جائیں۔

